رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۲۸

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ایڈیٹر غلام نبی

ٹیلیفون نمبر ۹۱

189

قادیان

قیمت فی پرچہ دو پیسے

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | ۵۔رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۱۰۔نومبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۶۲

پانی پت میں مسلمانوں پر گولی چلانے کے متعلق حکومتِ پنجاب کا مایوس کن بیان

پانی پت کے خونچکاں حادثہ کے متعلق حکومت پنجاب نے جس سرگرمی سے تحقیقات کرنے اور قصور وار افسروں کو سزا دینے پر آمادگی کا اظہار کیا تھا۔ اسے بنظر پسندیدگی دیکھا گیا تھا۔ اس بارے میں ایک اعلےٰ افسر نے جو تحقیقاتی رپورٹ مرتب کی۔ وہ کئی ماہ تک حکومت کے زیر غور رہی۔ مگر اب جبکہ اس کی بنا پر سرکاری محکمہ اطلاعات پنجاب نے ایک طویل بیان اخبارات میں شائع کرایا ہے کہنا پڑتا ہے۔ کہ یہ بیان نہایت مایوس کن ہے۔ اس میں تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ "ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے احکام کے ماتحت جونہی بندوقیں چلیں۔ اس وقت۔ یا اس کے تھوڑی دیر بعد چوک میں دوسری جگہوں پر پولیس افسروں کے اور گروہوں نے گولیاں چلا دیں۔ جس سے چند اشخاص ہلاک اور زخمی ہوئے"۔ پھر ایک اور موقعہ کے متعلق یہ بھی اعتراف کیا گیا ہے۔ کہ "ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے۔ اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نے نقار خانہ کو چھوڑ کر سٹی سٹیشن کو جانے کا فیصلہ کیا۔ غالباً اس وقت صبح ۸ بج کر ۴۰ یا ۴۵ منٹ ہوئے۔ جب یہ لوگ جا رہے تھے۔ تو کانسٹبلوں نے اپنی بندوقوں۔ اور چھوٹے عہدہ داروں نے اپنے ریوالوروں سے ہوا میں بار بار گولیاں چلائیں۔ اس کے جواز میں افسروں کا بیان ہے۔ کہ مزار شریف کی دیوار پر بیٹھے ہوئے لوگ ان پر پتھر پھینک رہے تھے۔ لہٰذا مجمع کو پرے رکھنے کے لئے فائر کرنا ضروری تھا۔ اس دعوےٰ کے لئے کوئی دلیل نہیں جیسا کہ تحقیقات افسر نے لکھا ہے۔ یہ ظاہر تھا۔ کہ اس جمعیت سے کوئی خطرہ لاحق نہ تھا"۔

پھر یہ بھی لکھا ہے۔ کہ:-

"اس وقت سے لے کر جبکہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نے گولی چلانے کے لئے پہلا حکم دیا۔ اور اس وقت تک جبکہ آخر میں ڈپٹی کمشنر نے چوک میں پہنچکر انتظام اپنے ہاتھ میں لیا۔ مختلف اوقات پر چوک کے دوسرے حصوں میں پولیس نے اپنی مرضی سے کافی گولیاں چلائیں۔ بہت حد تک اس طرح بے احتیاطی سے گولیاں چلائی گئیں۔ وہ جیسا کہ خود پولیس افسرانِ متعلقہ کا بیان ہے۔ ہوا میں چھوڑی گئیں۔ لیکن یہ بات یقینی نہیں۔ کہ ہمیشہ ایسا ہی ہوا۔ بلکہ غالباً زخمیوں کی ایک بہت کافی تعداد کی یہی وجہ تھی"۔

یہ سب کچھ تسلیم کرنے کے باوجود سات مسلمانوں کی جانیں ضائع ہونے اور بہت سوں کے زخمی ہونے کی ذمہ واری کسی افسر پر نہیں ڈالی گئی۔ اور نہ کسی کو قصور وار قرار دیا گیا ہے۔ صرف ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے متعلق اتنا لکھا ہے۔ کہ گورنمنٹ فی الحال مطمئن نہیں کہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نے وہ جملہ تدابیر اختیار کیں۔ جو پہلی مرتبہ گولی چلائے جانے کے بعد صورتِ حالات پر قابو پانے کے لئے ضروری تھیں۔ یا یہ کہ دوسری مرتبہ گولی چلائے جانے کے بعد اس کا تھانہ کو واپس چلا جانا اور پولیس کی جمعیتہ کے منتشر افراد کو ایک جگہ جمع کرنے کی کوشش سے قاصر رہنا اس رویہ کے مطابق تھا۔ جس کی ایک ذمہ وار افسر سے توقع کی جاتی ہے اس سلسلہ میں انسپکٹر جنرل پولیس کی طرف سے محکمانہ کارروائی کی جا رہی ہے:۔

حیرت ہے۔ کہ سرکاری بیان میں بے احتیاطی سے گولیاں چلانے اور ہوا میں گولیاں چلانے کی قطعی ممانعت کی خلاف ورزی کئے جانے کا واضح الفاظ میں اعتراف کرنے کے باوجود نہ تو اس کے نتیجہ کی ذمہ واری کسی پر ڈالی گئی ہے۔ اور نہ کسی کو گرفت کی گئی ہے۔ اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے متعلق بھی محکمانہ کارروائی کا حوالہ دے دیا گیا ہے جس کا نتیجہ نہ معلوم کیا ہو:۔

ان حالات میں کہنا پڑتا ہے۔ کہ پنجاب کی یونینسٹ حکومت نے حادثہ پانی پت کے متعلق جو امید دلائی تھی وہ پوری نہیں ہوئی۔ کیونکہ سرکاری بیان میں کوئی ایسی بات نہیں جس سے مظلومینِ پانی پت کی دادرسی کا پتہ لگتا ہو۔ حتےٰ کہ یہ تسلیم کرنے کے باوجود کہ زخمیوں کی بیشتر تعداد ان اشخاص پر مشتمل تھی جن کا اس تنازعہ سے جس کی وجہ سے یہ فساد رونما ہوا۔ بہت ہی کم یا کوئی تعلق نہیں تھا۔ کسی مقتول کے تباہ حال پسماندگان یا زخموں کی وجہ سے کسی ناکارہ ہو جانے والے کے متعلق زندگی کے دن گزارنے کے لئے صرف یہ کہدینا کافی سمجھ لیا گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ کو بے گناہ مصیبت زدگان نیز ان اشخاص کے رشتہ داروں سے جو جان بحق ہوئے۔ گہری ہمدردی ہے۔ حالانکہ چاہیئے یہ تھا۔ کہ جہاں بے گناہوں کو مصیبت زدہ بنانے والوں کو عبرتناک سزائیں دی جاتیں۔ وہاں بے گناہ مصیبت زدوں کی مصیبت کو ہلکا کرنے کے لئے مالی امداد دی جاتی

صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کی مسرت افزا کامیابی

جماعت احمدیہ میں یہ خبر نہائت ہی خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائیگی کہ صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بی۔ اے سلمہ اللہ تعالےٰ ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے لنڈن میں بیرسٹری کا آخری امتحان اعزاز کے ساتھ پاس کر لیا ہے یعنے خدا تعالےٰ کے فضل سے آخری امتحان میں اول درجہ حاصل کیا ہے الحمد للہ اب صاحبزادہ صاحب موصوف ہندوستان واپس آ رہے ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے کہ انشاء اللہ دسمبر کے پہلے ہفتہ میں بمبئی پہونچ جائیں گے ؛

ہم اس شاندار کامیابی پر تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ہدیہ مبارکباد پیش کرتے اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ یہ کامیابی صاحبزادہ صاحب موصوف کے لئے دینی و دنیوی برکات کا باعث بنائے

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

یکم نومبر ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؛

1469	Gi. Rd. W. Hasanah Sb	Jave
1470	Mr. Sukarmon Sahib	Straits Settlements
1471	Mr. Ajamil Sahib	"
1472	Mejenah Sahibah	"
1473	Mohti Sahib	"
1474	Tairah Sahibah	"
1475	Sibini Sahib.	"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

اعلان نکاح ۲۲ر اکتوبر بروز جمعہ عزیزہ اقبال بیگم دختر چودہری شمشاد علی خان صاحب مرحوم کا نکاح کیپٹن نذیر احمد صاحب سے مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے بعوض دس ہزار روپیہ مہر ماڈل ٹاؤن لاہور میں پڑھا۔ اللہ تعالےٰ جانبین کے لئے مبارک کرے۔ خاکسار غلام احمد کیپٹن آئی۔ ایم۔ ایس

درخواستہائے دعا ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب صوبیدار ملتان ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ جلال الدین صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان کی ہمشیرہ بیمار ہے۔ غلام حیدر صاحب جتوئی بیمار ہیں۔ شیخ محمد بشیر صاحب مرید کے کی صحت خراب ہے۔ عبد الرحمان صاحب لدھے والا ڈڑیچ ضلع گوجرانوالہ سخت بیمار ہیں۔ احباب ان سب کی صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار بعض مشکلات میں مبتلا ہے احباب ازالہ کے لئے دعا فرمائیں۔ فیض احمد کاتب الفضل

اعلان محلہ ناصر آباد قادیان میں مولوی خیر الدین صاحب کو سکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے۔ ناظر بیت المال قادیان

شکریہ احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب سے میں مخالفین کے دائر کردہ دو مقدمات میں کامیابی کے لئے بذریعہ الفضل درخواست دعا کرتا رہا ہوں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اور تمام احباب کی دعاؤں کی برکت سے خداوند کریم نے مجھ بے کس پر فضل کیا۔ ایک میں باعزت راضی نامہ ہوگیا۔ اور دوسرا میرے حق میں فیصلہ ہوگیا۔ اس لئے میں دل وجان سے تمام دعاگو احباب کا ازحد ممنون ہوں۔ خاکسار محمد یونس حکیم از وینگورلہ

احمدیوں سے خطاب

ازجناب خان صاحب مولوی ذوالفقار علی خانصاحب گوہر رامپوری

وہ دکھ مجھے راحت ہے جو تجھکو پسند آئے
وہ عیش نکما ہے جو تجھ کو نہ پرچائے

یہ جان بھی تیری ہے یہ مال بھی تیرا ہے
اچھا ہو یہ سب چھٹے اور تو مجھے ملجائے

اسلام کے فرزندو گوہر کی سنو یارو
کرنا وہی اے شیرو وہ یار جو فرمائے

ہیں صبر کی تاکیدیں تم صبر کئے جاؤ
طوفاں بھی کوئی سر سے گزرے تو گزر جائے

اس راہِ محبت میں کیا کام شکایت کا
راضی بقضا رہ کر دیکھو جو وہ دکھلائے

ہاں کام کئے جاؤ ہاں کام کئے جاؤ
یہ فرض ہے مومن کا محرم سے نہ گھبرائے

حق ہوتی ہے اے یارو ملتا ہے جہاں لیلو
یہ نیکیوں کا ورثہ ہے جو نیک بنے پائے

یہ کوچۂ الفت ہے رسوائی سے مت ڈرنا
پیارا ہے وہی اس کا دیوانہ جو کہلائے

فرزندئ احمد کو بدنام نہ کر دینا
دل دے کے مرے پیارو مشکل نہیں سر دینا

سرمایہ دار احباب کے لئے ایک نادر موقعہ

جو دوست اپنا روپیہ نفع مند کام میں لگانا چاہتے ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ فوراً مجھ سے خط وکتابت کریں ؛

فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال قادیان

۱۹۵
Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کی انتہائی نکبت و ادبار میں کامیابی کا سامان

مخبر صادق حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کے دورِ تنزل کے متعلق جو خبر دی تھی۔ اسے پورا ہوتا مسلمانوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ بربادی۔ ذلت اور نکبت کے رُوح فرسا اور جگر دوز مناظر ان کی نظروں کے سامنے آئے۔ اور ہر شخص جو سمجھ و عقل رکھتا ہے۔ پکار اٹھا۔ کہ خدایا۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یوں تو بہت سے علماء نے مسلمانوں کی زبوں حالی کا رونا رویا۔ لیکن مولانا ابوالکلام آزاد نے جس درد انگیز لہجہ میں مسلمانوں کی حالتِ زار کا مرثیہ پڑھا ہے۔ وہ خون کے آنسو رُلانے والا ہے۔ ذیل میں ان کی تحریروں کے چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔ لکھتے ہیں:-

"حقیقت یہ ہے۔ کہ ہمارے اعمال کی صورتیں مسخ نہیں ہوئی ہیں۔ مگر حقیقت غارت ہو گئی ہے۔ قومی تنزل کے معنیٰ یہی ہیں۔ کہ تمام قومی و دینی اشغال بظاہر قائم رہتے ہیں۔ لیکن ان کی روح مفقود ہو جاتی ہے۔ یہ نہیں ہے۔ کہ ہماری مسجدیں اجڑ گئی ہوں۔ کتنے جھاڑ اور فانوس ہیں۔ جن سے مسجدیں بقعۂ نور بنائی جاتی ہیں۔ مگر رونا یہ ہے۔ کہ دل اجڑ گئے ہیں۔ اور یہ وہ بستی ہے۔ کہ جب یہ ویران ہو جائے۔ تو پھر آبادی کہاں" (الہلال جلد ۲ صفحہ ۷)

مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"اگر تم اپنی انتہائی بربادی کے منتظر تھے۔ تو آہ! آہ! ثم آہ! کہ اس بربادی کا آخری وقت آگیا۔ اگر تمہاری خواہش تھی۔ کہ ذلت و نکبت کی انتہا کو اپنی ان آنکھوں سے جو تیرہ سو برس سے عزت و عظمت ہی کے نظارۂ وحید کے لئے پیدا ہوئی تھی۔ دیکھ لو۔ تو یاحسرتنا علےٰ ما فرطتم فی جنب اللہ۔ کہ اس کا وقت بھی آگیا۔ پھر کیا ہے۔ جس نے تم کو بندِ ہوا و غفلت میں گرفتار کر دیا ہے اور وہ کونسا قہرِ الٰہی ہے۔ جس کا انتظار تمہیں اپنے مرکزِ غفلت سے ہلنے نہیں دیتا۔ فالوقت ضیق۔ والخطب شدید" (الہلال جلد ۲ صفحہ ۳۱۷)

علمائے سُو کے افعالِ شنیعہ پر نوحہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"کہنے کی بات نہیں۔ اور پھر کہئے۔ تو کس کی نسبت کہئے۔ مگر میں ان لوگوں سے واقف ہوں۔ جو مقدس علماء و واعظین کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں۔ ہر آن و ہر لحہ قال اللہ و قال الرسول ان کی زبانوں پر ہے یا بڑی بڑی مسجدوں کے پیش امام اور خطیب ہیں۔ لیکن ان اشغال الٰہیہ کے ساتھ اپنے اندرونی اعمال شیطانیہ بھی جاری رکھتے ہیں . . . فلعنہم اللہ فی الدنیا والاٰخرۃ واعدّ لھم عذاباً الیما" (الہلال جلد ۲ - صفحہ ۳۲۳)

پھر یوم موعودہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"ہاں ایک وقت آنے والا تھا اور وہ آگیا۔ ایک یوم الفصل تھا جس کا آفتاب طلوع ہو گیا۔ پرانی پیشگوئیوں میں کہا گیا تھا۔ کہ آفتاب مغرب سے نکلے گا اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائیگا ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ آفتاب مغرب سے نکل چکا ہے۔ اور توبہ کا دروازہ (کہ نقطۂ مایۂ امید واری ما بدبختانِ عالم بود) روز بروز ہم پر بند ہو رہا ہے۔ پس وقت آگیا ہے جس کو اٹھنا ہے۔ اُٹھے۔ جس کو چلنا ہے چلے۔ اور جس کو اپنے روٹھے ہوئے خدا سے صلح کر لینی ہے کر لے۔ کیونکہ ساعت آخری۔ نتائج سامنے مہلت قلیل۔ اور فرصت مفقود ہے" (الہلال جلد ۲ - صفحہ ۲۵۶)

مسلمانوں کو ان کی انتہائی غفلتوں پر انتباہ کرنے کے بعد انہیں دعوت دیتے ہیں۔ کہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے نور کو دُنیا پر دوبارہ ظاہر کرنے کے لئے بروزی رنگ میں تشریف لا رہے ہیں۔ چاہیئے۔ کہ اس نور سے مستفیض ہوں:-

چنانچہ لکھتے ہیں:-

"جس کے پاس کان ہیں۔ وہ سُن لے۔ جس کے پاس آنکھیں ہیں وہ دیکھ لے۔ اور جس کے پاس دل ہے۔ وہ جتنا تڑپ سکتا ہے۔ تڑپ لے۔ کہ آج خدا اور اس کے بندوں میں صلح و جنگ کی آخری ساعت ہے۔ آج روٹھے ہوئے۔ اور اس کے چاہنے والوں میں ہجر و وصل کا آخری معاملہ ہے۔ آج ہی کسی کا دامن اقبال ہمیشہ کے لئے خالی ہونے والا ہے آج ہی وہ شب موعود اور وہ لیلۃ القدر ہے۔ جبکہ محروم ہونے والے محروم ہو جائیں گے۔ اور منانے والے روٹھے ہوئے کو منالیں گے۔ وہ قوموں کی حیات و فنا کی فیصلہ کن گھڑی جبکہ ایک کو دائمی مایوسی۔ اور دوسری کو ہمیشہ کی امید و شادکامی ملے گی۔ ایک کو دائمی ہجر کا عذاب الیم۔ مگر دوسری کو ہمیشہ کی بشارت لطف عمیم کی تقسیم ہو گی۔ بہت قریب ہے۔ کہ ظاہر ہو جائے۔ وہ جس نے اب سے ہزاروں برس پہلے ایک ہی وقت میں سعیر کے دامن سے اپنا رشتہ کاٹا۔ اور فاران کی چوٹیوں پر اپنا چہرہ دکھلایا تھا۔ اب پھر وقت آگیا ہے کہ اپنا چہرہ دکھلاتا۔ اور اپنے مشتاقوں کو ڈھونڈتا۔ اگر تم نہیں دیکھ سکتے۔ تو آنکھوں کو تلاش کرو" (الہلال جلد ۲ صفحہ ۲۱۸)

مولانا ابوالکلام کے یہ بیانات کسی تشریح کے محتاج نہیں۔ وہ نہایت واضح الفاظ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ثانیہ کی طرف لوگوں کو متوجہ کر رہے ہیں لیکن کتنے ہیں۔ جو آنکھیں رکھتے ہیں۔ مگر دیکھتے نہیں۔ کان رکھتے۔ مگر سنتے نہیں۔ دل رکھتے ہیں۔ مگر محسوس نہیں کرتے۔ کاش دل میں خدا کا خوف اور رسول عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقیقی احترام کا جذبہ رکھنے والے آنکھیں کھول کر دیکھیں۔ تا انہیں معلوم ہو۔ کہ وہ نور جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل فاران کی چوٹیوں سے چمکا۔ آج پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک امتی۔ اور غلام کے ذریعہ قادیان کی بستی سے نمودار ہوا۔ اور زوال اور انحطاط کے بعد اسلام کے از سرِ نو زندہ ہونے کا وقت آپہونچا۔ پس دیدۂ بینا رکھنے والوں کے لئے یہ خوشی کا مقام ہے۔ کہ تاریکی کے عالم میں انہیں جس روشنی اور جس نور کی تلاش تھی۔ وہ نمودار ہو گیا۔ یاس و قنوط کے افق میں امید کی جو ہلکی سی شعاع انہیں نظر آ رہی تھی۔ وہ بکمال آب و تاب چمک اُٹھی۔ شپرہ چشم اس نور کی تاب نہ لا کر تاریک غاروں میں چھپ رہے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو انتظار میں گھڑیاں گن رہے تھے۔ اور خدا تعالےٰ کو پکار پکار کر کہتے تھے۔ کہ خدایا ہمیں وہ دن دکھا۔ جبکہ تیرا نور دوبارہ دُنیا میں ظاہر ہو۔ اور پھر تیرے نام کی صدائیں اس مادہ پرست دُنیا کے قلوب سے اٹھیں۔ وہ اب کس کی انتظار میں ہیں ہم انہیں خدا کے نام پر کہتے ہیں۔ کہ آج ان کے پیاسے قلوب احمدیت اور صرف احمدیت کے سرچشمہ ہی سے سیراب ہو سکتے ہیں۔

اعلان

راجہ محمد عبداللہ خان صاحب جاگیر دار برازکو جماعتہائے یاڑی پورہ۔ سورت اور کند پورہ۔ کشمیر کے لئے آڈیٹر مقرر کیا جاتا ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ عہدہ داران جماعتہائے مذکور اُن سے تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہونگے۔۔۔

(ناظر بیت المال - قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کی روحانی برکات

اور

آسمانی فیوض

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ

سال کے بارہ مہینے ہیں۔ اور قمری مہینوں میں سے رمضان نویں درجہ پر ہے۔ انسانی نطفہ نویں مہینہ کامل بچہ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ روزوں کے لئے قمری مہینہ کا انتخاب اس عبادت کو سال کے تمام موسموں اور تمام دنوں پر حاوی بنا دیتا ہے۔ رمضان شدت کی گرمی میں بھی آتا ہے۔ اور سخت سردی کے موسم میں بھی۔ موسم بہار میں بھی اور خزاں کے دنوں میں بھی۔ ۳۶ برس تک روزے رکھنے والا ہر موسم اور ہر سال کے ہر دن روزہ رکھ لیتا ہے رمضان کی یہ خوبی اور اسلامی عبادت کا یہ کمال بھی نہائت دلربا ہے۔

رمضان کو روزوں کے لئے مخصوص کرنے کی حکمت قرآن مجید نے شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن میں بیان فرمائی ہے۔ روزہ درحقیقت بندے کو بقدر امکان اللہ تعالےٰ کے رنگ میں رنگین کر دیتا ہے۔ اسی لئے حدیث قدسی میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کل حسنة بعشر امثالها الی سبعمائة ضعف الا الصیام فانه لی وانا اجزی بہ۔ کہ ہر نیکی کا بدلہ دس گنا بلکہ سات سو گنا تک ہوگا۔ سوائے روزہ کے وہ خالص میرے رنگ میں رنگین ہونا ہے۔ اس لئے اس کا بدلہ بھی میں اپنی رضائے خاص کے ذریعہ دوں گا۔ صلحاء امت کے تجربہ میں روزہ الہام ربانی کا جاذب ہے درحقیقت آج قرآن مجید کی ظلیت میں ہی شرف مکالمہ مخاطبہ حاصل ہوتا ہے اور خود قرآن پاک کے نزول کا آغاز رمضان المبارک کے مہینہ میں ہوا۔ یہی مقدس مہینہ تھا۔ کہ غار حرا میں سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم پر اس کامل کلام کا نزول ہوا۔ پہلی وحی اتری اور آپ کو گوشۂ عزلت سے نکال کر اقوام عالم کے لئے رسول مقرر فرمایا۔ اسی مہینہ میں وہ چشمۂ ہدائت پھوٹا اور وہ نور خدا جلوہ فگن ہوا۔ جس نے پیاسوں کو سیراب اور تاریکیوں میں بھٹکنے والوں کو دنیا کا راہ نما بنا دیا۔

رمضان کا لفظ بھی اس حقیقت پر دلالت کرتا ہے۔ جو روزہ کے ساتھ لازم ہے۔ اور اسی حقیقت کے متحقق ہونے پر خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے رمضان کا مادہ رمض ہے۔ جو آفتاب کی شدتِ تمازت کا نام ہے چونکہ ازروئے واقعات رمضان ہمیشہ موسم گرما میں نہیں آتا۔ اس لئے اس کی وجہ تسمیہ ظاہری گرمی کی شدت نہیں بلکہ اس میں اسی حرارت ایمانی کی طرف اشارہ ہے۔ جو ان دنوں مخلصین کو بخوشی بھوک پیاس برداشت کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔ اور اس قربانی کے نتیجہ میں عشق و محبت کی آگ۔ اور بھی جوش سے شعلہ زن ہو جاتی۔ اور شیطانی تحریکات کو خس و خاشاک کی طرح بھسم کر دیتی ہے۔ وہ آگ روزہ دار کے دل میں نور ہو کر چمکتی اور اس کے ہر حصے کو نورانی بنا دیتی ہے۔ اسی سوزش۔ اسی تپش۔ اسی تڑپ اور بے قراری پر لفظ رمضان دلالت کرتا ہے۔ اس حالت کے وارد ہونے پر جب بندہ دیوانہ وار پکارتا ہے۔ کہ میرا محبوب کہاں ہے۔ اس تک پہونچنے کا کونسا راستہ ہے۔ تو اسے آواز آتی ہے انی قریب۔ میں تمہارے قریب ہی ہوں۔ روحانی آنکھیں کھولو اور میرے جمال کو مشاہدہ کرو۔

غرض رمضان کا لفظ ہی اپنی حقیقت پر واضح طور پر دلالت کرتا ہے۔ اور سچ یہی ہے۔ کہ اس قلبی گداز کے بغیر رمضان کے روزے روزے نہیں کہلا سکتے۔ اور رمضان کے روزوں کے بغیر وہ آسمانی مائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ جہاں آب حیات اور ہمیشہ کی غذا ملتی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رمضان کی فلاسفی ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔

”رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر (سے) صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالےٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش ملکر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینے میں آیا اس لئے رمضان کہلایا۔ میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ یہ عرب کے لئے خصوصیت نہیں ہو سکتی۔ روحانی رمضان سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمضان اس حرارت کو بھی کہتے ہیں۔ جس سے پتھر وغیرہ گرم ہوتے ہیں۔ رمضان دعا کا مہینہ ہے۔ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن سے ہی ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویر قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے۔ اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیۂ نفس کرتی ہے۔ اور روزہ سے تجلیٔ قلب ہوتی ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے۔ کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے۔ اور تجلیٔ قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے۔ انزل فیہ القرآن میں یہی اشارہ ہے“ (فتاوے احمدیہ صـ۱۷۵) کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ بندے جنہیں یہ کیفیت نصیب ہو۔ اور وہ رمضان کی برکات سے حقیقی طور پر بہرہ اندوز ہوں

خاکسار ابوالعطا جالندھری

سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تقریب پر

خلق محمدی کا تحفہ

ایک پرچہ اخبار مصباح میں جس کا حجم ۲۸ صفحے ہے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ کے متعلق تاریخی واقعات کو نظم کیا گیا تھا۔ تقریباً گیارہ سو اشعار ہیں۔ بطور تحفہ تقسیم کرنے کے لئے بہترین مؤثر چیز ہے۔ قیمت بجائے دو آنہ کے ایک آنہ فی کاپی کر دی ہے۔ ایک پیسہ محصولڈاک فی کاپی بھی آنا چاہیئے خواتین کو بالخصوص چاہیئے۔ کہ اس کی اشاعت کا ثواب حاصل کریں۔ والاجر عند اللہ والتوفیق من اللہ۔

منیجر اخبار مصباح قادیان

کلام حضرت مرزا شریف احمد صاحب

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی نظمیں ٹریکٹ کی صورت میں مولوی ابوالفضل محمود صاحب قادیان نے شائع کی ہیں تبلیغ کے لئے بہت کارآمد چیز ہے احباب ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر منگوالیں سینکڑہ کے لئے دو روپے

۱۹۱
Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام "فارسی الاصل" ہیں

اخبار "اہلحدیث" کے ایک اعتراض کا جواب

اخبار اہلحدیث کے ۵ رنومبر ۱۹۳۶ء میں ایک سوال کیا گیا ہے۔ کہ کیا حضرت مرزا صاحب قادیانی فارسی النسل تھے" اخبار الفضل ۱۴ر اکتوبر ۱۹۳۶ء کے ایک مضمون میں بخاری شریف کی مشہور ومعروف حدیث "لوکان الایمان معلقا بالثریا لنالہ رجل او رجال من ھؤلاء" کے مطابق فارسی النسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس کا مصداق بیان کیا گیا ہے جس پر اب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری تحریر فرماتے ہیں۔

"ہم عرصہ سے قادیانی تحریروں میں اس حدیث کا ذکر پڑھتے رہے ہیں۔ پڑھ کر اس پر ہنس دیتے ہیں۔ مگر آج اس کا جواب دینے کا خیال آیا"۔

(اہلحدیث ۵ رنومبر ۱۹۳۶ء ص۲)

ناظرین آپ اس عبارت کو پڑھیں۔ اور دوسری طرف الٰہی فرمان کو بغور دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ۝

(سورۃ التوبہ ع۸) یعنی کہو کہ اے حق کے دشمنو! کیا خدا۔ خدا کے نشانات اور اس کے رسول کی باتیں ہی تمہارے استہزاء و ہنسی دینے کے لئے رہ گئی ہیں؟ اجی مولانا صاحب! کیا آپ کو یہ آیت قرآنی عبارت مندرجہ بالا لکھتے وقت بھول گئی تھی؟

بہرحال مولوی ثناء اللہ صاحب ہم سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ:۔

"کیا مرزا صاحب قادیانی فارسی النسل تھے"

اس کے جواب کے لئے ہم کوئی لمبی چوڑی بحث کرنا ضروری نہیں خیال کرتے۔ بلکہ اس کے جواب میں صرف مولوی محمد حسین بٹالوی کی ہی ایک روشن اور واضح شہادت پیش کر دیتے ہیں۔ لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب یہ بھی یہ کھول دیتے ہیں۔ کہ یہ وہی مولوی محمد حسین بٹالوی ہیں۔ جو کہہ گئے ہیں۔ کہ:۔

"مولوی ثناء اللہ صاحب میرے دوست ہیں۔ اور میرے پیرو بھی ہیں"

(رسالہ اشاعۃ السنہ جلد ۲۰ نمبر ۴ ص۱۱۵)

پھر یہ وہی مولوی محمد حسین بٹالوی ہیں۔ جو مولوی ثناء اللہ صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے "اے میرے روحانی فرزند" کہہ کر مولوی صاحب کے "روحانی باپ" ہونے کا دعوےٰ کر چکے ہیں۔

(اشاعۃ السنہ جلد ۲۲ ص۳۲۴)

ہاں ہاں یہ وہی مولوی محمد حسین بٹالوی ہیں۔ جن سے مولوی ثناء اللہ صاحب خود بھی یہاں تک اظہار عقیدت کر چکے ہیں۔

کہ "میں اپنا کام چھوڑ کر آپ کا کام کرا دوں گا"!

(اہلحدیث ۲۰ر دسمبر ۱۹۱۰ء ص۷ کالم ۱)

الغرض یہ وہی مولوی محمد حسین بٹالوی ہیں۔ جو کہ مرزا صاحب کے معتقد نہ تھے۔ بلکہ حضرت کے دعوے پر بقول مولوی ثناء اللہ صاحب

"سب سے اول مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے مرزا صاحب کی مخالفت پر کمر باندھی"۔ (تاریخ مرزا ص۳۸)

پس مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو آگے سوال "مرزا صاحب قادیانی فارسی النسل تھے؟" کا جواب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔

"مؤلف (براہین احمدیہ) قریشی نہیں فارسی الاصل ہے"

(رسالہ اشاعۃ السنہ جلد ۷ ص۱۹۳)

کیا مولوی ثناء اللہ صاحب کیلئے ان کے "روحانی باپ" کا یہ جواب تسلی کے لئے کافی ہوگا؟ دیدہ باید

خاکسار سید احمد علی مولوی فاضل قادیان

مغربی افریقہ کے احمدیوں کا ایک نہایت شاندار اجتماع

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور عقیدت و تشکر کا اظہار

۱۶ر ستمبر ۱۹۳۶ء کو گولڈکوسٹ کے احمدیوں کا ایک اجتماع سالٹ پانڈ کے صدر مقام پر ہوا۔ جس میں مختلف مقامات کی جماعتوں سے پانچسو نمائندگان اور چیفس شریک ہوئے۔ اور حسب ذیل ریزولیوشن منظور کئے گئے۔

۱۔ جماعت احمدیہ گولڈکوسٹ کے ممبران اپنے مقامی امیر اور مبلغ الحاج مولوی نذیر احمد صاحب کی وساطت سے اپنے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں صمیم قلب سے السّلام علیکم کہتے۔ اور ہدیۂ عقیدت واطاعت پیش کرتے ہیں۔ اور حضور کو خدا تعالےٰ کا قائم کردہ خلیفہ یقین کرتے ہوئے حضور کی کامل فرمانبرداری کا اقرار کرتے ہیں۔

۲۔ ہم جذبات تشکر سے لبریز دل کے ساتھ حضور کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ایسے وقت میں جبکہ باوجود نام نہاد عیسائیت اور مغربی تہذیب کے عرصہ کے قیام کے ہم حقیقی اسلام سے بالکل ناواقف تھے۔ ملحدانہ عادات اور رسوم کی تاریکیوں میں بھٹک رہے تھے۔ گناہوں اور بدیوں کی آلودگی سے جو مغربی افریقہ میں عموماً اور گولڈکوسٹ میں خصوصاً پائی جاتی ہیں۔ لتھڑے ہوئے تھے۔ اچانک خدا تعالےٰ کے منشاء کے ماتحت ۱۶ سال قبل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے عہد سعادت عہد میں الحاج مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کے ذریعہ احمدیت کی تابناک تجلی سالٹ پانڈ پر پڑی۔ جس نے ہماری زندگیوں میں ایک انقلاب پیدا کر دیا

۳۔ ۱۶ سال (۱۹۲۱ء تا ۱۹۳۶ء) کے اس عرصہ کے دوران میں ہم حکیم مولوی فضل الرحمٰن صاحب۔ مولوی نذیر احمد صاحب اور مولوی نذیر احمد صاحب مبشر کے ذریعہ حضور پر نور کی خلافت کے برکات سے لطف اندوز ہوتے رہے ہیں۔ اور اب خدا کے فضل سے حضور کی ہدایات کے ماتحت بہ عزم صمیم کر چکے ہیں۔ کہ افریقہ کے تاریک ترین کونوں کو بھی صداقت احمدیت سے منور کر دیں۔

۴۔ ہم اس بات پر کامل یقین رکھتے ہیں۔ کہ اسلام میں خلافت جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوبارہ دنیا میں قائم فرمایا ہے۔ متحدہ مقصد کے حصول اور اسلام کی ترقی واشاعت کے لئے ایک نہایت قیمتی نعمت الٰہی ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ جس طرح افضل الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار خلفا کے بعد خلافت کا خاتمہ ہو گیا۔ ایسا نہ ہو کہ یہ خلافت کبھی ختم ہونے پائے اور اسلام پر دوبارہ تاریک دور آجائیں۔

۵۔ ہم اس بات پر کامل ایمان رکھتے ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خلافت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے الہامات اور پیشگوئیاں برحق ہیں۔ اور ہر سچے احمدی کے لئے حضور کی خلافت حقہ پر یقین کرنے کیلئے کافی ہیں۔

۶۔ ہم ان منافقین کی مذموم سرگرمیوں کے خلاف جو خواہ قادیان کے ہوں۔ یا کسی اور جگہ کے سخت اظہار نفرت کرتے ہیں۔ اور اپنے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی غیر مشروط اطاعت کا جوا اپنی گردن پر رکھنا اپنے لئے باعث سعادت سمجھتے ہیں۔

جمال۔ السہ۔ جانسٹو۔ جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ گولڈکوسٹ برانچ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے ماتحت

علاقہ ملایا میں تبلیغ احمدیت

چھ اور اصحاب احمدیت میں داخل ہوئے

یکم ستمبر کو خاکسار تبلیغ کے لئے علاقہ ملایا کی ایک ریاست سلانگور میں گیا۔ یہ ریاست سنگاپور سے قریباً تین سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور اس کا سب سے مشہور شہر کوالالمپور ہے۔ جہاں گورنمنٹ کے بڑے بڑے دفاتر ہیں۔ اور درحقیقت کوالالمپور ہی تمام ملایا سٹریٹ کا مرکز ہے۔ یہاں میں ایک روز ٹھیرا اور قریباً سات روز تک کلانگ میں ٹھیرا جہاں اس ریاست کا حکمران رہتا ہے۔ کلانگ میں الحمد للہ پانچ اشخاص نے بیعت کی۔ جن میں سے ایک صاحب حافظ ہیں اور عبدالرزاق نام ہے۔ حافظ صاحب اچھے علم والے ہیں۔ احباب ان تمام نئے احمدی بھائیوں کی استقامت کے لئے دعا کریں۔ واپسی پر مختلف مقامات پر ٹھیرتا ہوا ستر روز کے سفر کے بعد سنگاپور پہنچا۔ میں نے اس سفر میں جس قدر مطالعہ ملائی قوم کا کیا ہے۔ اس کی بنا پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ یہ قوم طبیعت کے لحاظ سے نہایت شریف اور ملنسار ہے علم کی کمی کی وجہ سے جہالت عام ہے غربت اور بے کاری مرض لاعلاج کی طرح ان کے لاحق ہے۔ تجارت سے سخت نفرت ہے۔ چونکہ ہندوستان سے اس ملک میں آنے والے عموماً ادنیٰ اخلاق کے تھے۔ جنہوں نے نہایت مکروہ افعال اور بداخلاقیوں کے مظاہرے کئے۔ اس لئے عموماً یہ لوگ ہندوستانیوں کو نفرت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

جب سے اس علاقہ میں تبلیغ کا کام شروع کیا گیا ہے سخت مخالفت ہو رہی ہے۔ مگر صرف وہ مخالفت ہندوستانیوں کی طرف سے ہے۔ یہاں کے اصل باشندوں کی طرف سے مخالفت کی بجائے بے توجہی۔ اور خاموشی کا سلوک زیادہ معزز اور تکلیف دہ رہا ہے۔ مگر اب دو ماہ کے عرصہ میں مخالفت کا رنگ بالکل بدل گیا ہے۔ اب یہاں کے ملائی اخبارات نے باقاعدہ اور سختی کے ساتھ مخالفت کا رنگ اختیار کر لیا ہے۔ سب سے پہلے یہاں کے ایک اخبار (دنیا آخرت) نے ہمارے خلاف مضمون لکھنا شروع کیا یہ پندرہ روزہ اخبار ہے۔ اس کی دو تین اشاعتوں میں ہمارے خلاف ایک مضمون نکلا جس کا جواب لکھ کر اس کو بھیج گیا۔ مگر اس نے شائع نہ کیا۔ اس کے بعد یہاں کا جو سب سے بڑا روزانہ اخبار ہے۔ اور جس کا مالک ایک عرب ہے۔ اس میں ہماری مخالفت شروع ہوئی۔ اس اخبار کا نام (درت ملایا) ہے۔ یہ تمام علاقہ ملایا میں خاص شہرت رکھتا ہے۔ اور ملک کے ہر حصہ میں پہنچتا ہے۔ اس نے مخالفت کا سلسلہ اس طرح شروع کیا۔ کہ آج سے سات ماہ قبل ایک اشتہار وفات مسیح کا ہماری طرف سے نکلا تھا۔ جو سنگاپور اور تمام ملایا میں بکثرت تقسیم کیا گیا۔ اس وقت تو اس کا جواب دینے کی کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ مگر اب پندرہ اکتوبر کو اس کا جواب درت ملایا میں اڈیٹر کی طرف سے شائع ہونے کا اعلان ہوا۔ پہلے دو مضمون تو عام مخالفت میں لکھے گئے اس کے بعد تیسرے روز ہمارا اصل اشتہار شائع کیا گیا۔ تاکہ آئندہ اس کا جواب سمجھنے میں قارئین کو دقت نہ ہو جواب میں اب تک دس نمبر نکل چکے ہیں۔ اور ہر روز کی اشاعت میں کچھ نہ کچھ لکھا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے۔ اس مخالفت کا جو اثر ہوگا۔ وہ نہایت عمدہ ثمرات پیدا کرنے والا ہوگا۔ ہم لوگ اگر لاکھوں کروڑ روپیہ خرچ کر کے بھی قوم کی توجہ اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرتے تو ممکن نہ تھا مگر جب ان کے اپنے اخبارات نے یہ کام شروع کر دیا ہے۔ تو یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضل سے آئندہ بے توجہی اور خاموشی کے ٹوٹنے کے سامان پیدا ہو گئے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ اب طبائع کے اندر کچھ حرکت بھی ہے۔ بعض لوگ تو مکان پر بھی حالات معلوم کرنے اور گفتگو کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اور بعض نے تحقیق کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔

ان مضامین کے جواب میں میں نے بھی مضمون لکھا ہے۔ جو انشاء اللہ العزیز بہت جلد شائع کیا جائے گا۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں نہایت ہی ادب کے ساتھ عرض ہے۔ کہ وہ دعاؤں میں خاکسار کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ جس طرح دوسرے علاقوں کے تمام مبلغین کے لئے ان کی دعائیں اثر و تاثیر دکھا رہی ہیں۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کرے۔ کہ جلد جلد احمدیت پھیلے۔

پہلے عرض کر چکا ہوں۔ کہ پانچ احمدیوں نے ریاست سلانگور میں بیعت فارم پر کئے ہیں۔ ایک دوست نے سنگاپور میں بیعت کی ہے۔ الحمد للہ چھ نئے بھائی مل گئے۔ جو لبوآن کے رہنے والے ہیں۔ لبوآن سٹریٹس سٹیلمنٹ کا ایک جزیرہ ہے۔ جو بذریعہ جہاز پانچ روز کے سفر پر ہے۔ وہاں پہلے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے احمدی بھائی موجود ہیں۔ جو مالابار کے رہنے والے ہیں۔ ان میں سے ایک صاحب کا نام کوتی کٹی ہے جو مولوی عبدالقادر صاحب کٹی مرحوم مالاباری کے حقیقی بھائی ہیں۔ احباب ان تمام نئے اور پرانے احمدی بھائیوں کے لئے درد دل سے دعا کریں۔ ہمارے سنگاپور والے نئے احمدی کا نام محمد عمر ہے۔ اور بڑا مخلص ہے۔ ابھی چند روز ہوئے اس نے بیعت کی مگر احمدیت کے لئے جان تک فدا کرنا سعادت دارین سمجھتا ہے۔ اس کی مخالفت نہایت شدت کے ساتھ ہو رہی ہے۔

خاکسار:- غلام حسین ایاز

ضروری اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے بذریعہ اعلان اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اگر کوئی موصی قادیان سے باہر فوت ہو جائے۔ تو اس کی نعش بغیر منظوری قادیان میں نہ لائی جائے۔ مرحوم کے ورثاء کو چاہیئے کہ وہ کم از کم ایک ماہ پیشتر اجازت معہ ہدایات دفتر مقبرہ بہشتی سے طلب فرمائیں اور بعد منظوری نعش قادیان لائی جائے اسی طرح صندوق بھی بعض احباب بہت بڑے بڑے بنوا لیتے ہیں اس کے متعلق عرض ہے کہ صندوق بنا بہت مختصر اور مضبوط ہونا چاہیئے۔ سیکرٹری مقبرہ بہشتی

ہمارے آہنی خراس (بیل چکی) پر

اڑھائی سو ۲۵۰ روپیہ سرمایہ لگا کر پچاس روپیہ ماہوار منافع حاصل کیجئے

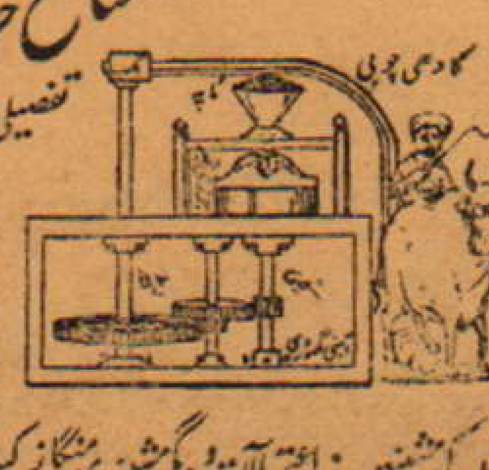

تفصیلی حالات اور قیمتیں معلوم کر کے آپ یقیناً خوش ہونگے۔ چھوٹے پیمانہ پر آٹے کی پسائی کا بہترین ذریعہ ہیں۔ اعلیٰ میٹیریل اور بہترین نگرانی میں تیار ہو کر اطراف ملک سے بکثرت طلب ہو رہے ہیں۔ علاوہ ازیں شہرہ آفاق آہنی رہٹ۔ فلور ملز۔ خشکر کے بیلنے جات۔ انگریزی ہل۔ چاف کٹر۔ بادام روغن۔ بیجنے اور چاولوں کی مشینیں۔ زراعتی آلات و دیگر مشینری منگانے کیلئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔

اصلی اور اعلیٰ مال منگوانے کا قدیمی پتہ

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجینئرز بٹالہ پنجاب

192

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے مجرب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دوکان سے

نعمت الٰہی لڑکے پیدا ہونیکی دوائی یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے۔ ایسا کون ہے جسکو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو۔ اس بہترین ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو۔ کیا امیر کیا غریب ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جن کو مولا کریم نے نرینہ اولاد دی ہے۔ وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔ لہٰذا جن دوستوں کو اولاد کی ضرورت ہو۔ وہ اسلئے زماں استاذی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حکیم نور الدینؓ کی مجرب لڑکے پیدا ہونیکی دوائی استعمال کرکے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک چھ روپے علاوہ محصولڈاک دواخانہ معین الصحت قادیان سے ملتی ہے

قبض کشا گولیاں قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالےٰ محفوظ و امن میں رکھے۔ ایسی دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور نسیان غالب ضعف بصر۔ دھند گلہ آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ جگر تلی کمزور ہوتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آموجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کیلئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ قے وغیرہ نہیں ہوتی رات کو کھا کر سو جائیں صبح کو اجابت کھل کر آتی اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یک صد گولی عہ

مقوی دانت منجن اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے منہ سے بدبو آتی ہے دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت میلے ہیں ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے۔ ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ تو ان امراض کیلئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایت دور ہو جاتی ہے۔ اور دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکتے ہیں قیمت ۲۔ اونس شیشی ۱۲؍

تریاق گردہ درد گردہ ایسی موذی بلا ہے۔ کہ الاماں جس کو ہوتا ہے۔ وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے۔ اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے اس کیلئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بیحد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو۔ خواہ مثانہ میں ہو۔ خواہ جگر میں ہو۔ سب کو باریک کر کے بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے جب کنکر کھر کھر کر باریک ہو جاتا ہے۔ اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے۔ تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس عہ

حب نظامی (رجسٹرڈ) یہ گولیاں موتی مشک زعفران کشتہ یشب عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں پٹھوں کو طاقت دینے میں بےمثل ہیں۔ حرارت غریزی کو بڑھانے میں بیحد اکسیر ہیں۔ جن پر انسان کی صحت کا دارو مدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت و توانائی کی دوست ہیں دل و دماغ جگر سینہ گردہ مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں قوت کے مایوسوں کیلئے تحفہ خاص ہے قیمت ایکماہ کی خوراک۔ ۶۰ گولی چھ روپے (دستے) المشتہر خاکسار

حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول نور الدین اعظم دواخانہ معین الصحت قادیان

احباب بعض پوشیدہ امراض ایسے ہیں۔ جن کو زبانی کہتے ہوئے شرم آتی ہے بعض بیرونی امراض ایسے ہیں۔ جو بیرونی دوا کے استعمال سے اچھے نہیں ہوتے۔ بہت سے زنانہ امراض مستورات بیان نہیں کر سکتیں۔ اس لئے مناسب ادویات کا ملنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ہومیوپیتھک علاج میں مریض کی چند شکایات معلوم کرنے کے بعد تمام جسمانی تکالیف کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ اور تمام تکالیف کے لئے ایک ہی دوا تجویز ہوتی ہے۔ اس لئے یہ علاج نہایت کامیاب ہوتا ہے۔ اور اس کی مقبولیت عام ہے۔ آپ بھی ہومیوپیتھک علاج کریں۔ کھانے کی دوا ہر مرض میں حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ کسی مرض کے متعلق مفت مشورہ لیں۔ سینکڑوں مجھ سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔

ایم۔ ایچ احمدی کاسگنج جنکشن یو۔ پی

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیتے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ **ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور** سے اکسیر سہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی کے ساتھ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں شاید دو روپے آٹھ آنہ (عمہ) ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

شادی ہو گئی ہے۔ آپ جو چیز چاہتے ہیں ہے وہ یہ ہے

مفرح یاقوتی یہ مرد عورت کیلئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے اکسیر چیز ہے حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپے قیمت سنکر نہ گھبرائیے نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزاء مثلاً سونا عنبر موتی کستوری جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا امراء و معززین حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور نشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔

مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اسکے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (دہ) میں ایک ماہ کی خوراک

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنارس ۷۔ نومبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے
کہ ضلع ایٹاوہ (یوپی) کے بعض دیہات
میں ایک عجیب وغریب واقعہ ظہور میں آیا
دوپہر کے وقت آسمان میں گڑگڑاہٹ
کی آواز سنی گئی۔ اور ستارے کی
طرح کوئی چمکدار شے تیر کی طرح آسمان
میں گزری۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک
گاؤں میں پتھر کے ٹکڑے گرتے ہوئے
دیکھے گئے۔

بمبئی ۷ نومبر۔ مسٹر کے ایف
نریمان نے اخبارات میں ایک بیان
شائع کرایا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں
کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے کلکتہ کے
اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ
میرے خلاف بعض انضباطی اقدامات
منظور کئے ہیں۔ جو اس کے حیطۂ اختیار
سے باہر اور ناجائز ہیں۔ ورکنگ
کمیٹی کا فرض تھا۔ کہ میرے خلاف کوئی
الزام عاید کرنے سے پہلے مجھے صفائی
کا موقع دیتی۔ لیکن میں کلکتہ میں موجود
تھا۔ اور مجھے اس کی اطلاع بھی نہیں
دی گئی۔ لہذا میں آئینی اور اخلاقی
بناپر ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کو تسلیم نہ
کرنے پر مجبور ہوں۔

لاہور ۷ نومبر۔ معلوم ہوا ہے
کہ لاہور ہائی کورٹ نے پنجاب اور دہلی
کے ڈسٹرکٹ و سشن ججوں کو
مطلع کیا ہے کہ پی۔ سی۔ ایس (جوڈیشل
برانچ) کے امیدواروں کا امتحان
مقابلہ پنجاب اور صوبہ سرحد کے مشترکہ
پبلک سروس کمیشن کے ماتحت لاہور
میں ۲۱ تا ۲۴ فروری ۱۹۳۸ء کو منعقد
ہوگا۔ امیدواروں کو چاہیے۔ کہ
وہ اپنی درخواستیں فوراً ڈسٹرکٹ و
سشن ججوں کے پیش کریں۔

الہ آباد ۷ نومبر۔ پنڈت جواہر لال
صاحب نہرو صدر کانگرس نے ایک
بیان شائع کیا ہے" جس میں وہ لکھتے
ہیں۔ کہ اجمیر میں زبردست افواہ پھیلی
ہوئی ہے۔ کہ حکومت ہند اودے پور
اور جودھ پور کی ریاستوں کو فیڈریشن
میں شامل کرنے کے لئے چاہتی ہے
کہ علاقہ مارواڑ کو ان دونوں ریاستوں
میں تقسیم کر دیا جائے۔ اس تجویز پر اجمیر
اور مارواڑ کے علاقہ میں اضطراب
پیدا ہو گیا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ
میں ایجی ٹیشن زور پکڑ رہی ہے۔ مجھے
یہ معلوم نہیں۔ کہ یہ تجویز منظور کر لی گئی
ہے یا نہیں۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہے کہ
جودھ پور میں پرجا منڈل اور سول لبرٹیز
ایسوسی ایشن کو خلاف قانون قرار دیدیا
گیا ہے۔ اور پرجا منڈل کے صدر کو
گرفتار کر لیا گیا ہے۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) حکومت مصر
نے مصری فوج کو مضبوط کرنے کے
لئے ایک بیان شائع ہے جس سے
معلوم ہوتا ہے کہ اسلحہ ساز فیکٹری اور
سرکاری ٹکسال کے لئے ۱۰ لاکھ پونڈ
(مصری) منظور کئے گئے ہیں۔ اسی طرح
کابینہ مصر نے فضائی طاقت کو مستحکم کرنے
کے لئے ۲ لاکھ ۵۰ ہزار پونڈ اسلحہ
خریدنے کے لئے ۴ لاکھ ۵۰ ہزار پونڈ
تیل کے لئے ۸۰ ہزار پونڈ برطانوی
فوجی مشن کے لئے ۳۰ ہزار پونڈ۔
مصری افسروں کو انگلستان بھیجنے کے
لئے ۱۰ ہزار پونڈ فوج کی تعداد بڑھانے
کے لئے ایک لاکھ دو ہزار پونڈ منظور
کئے ہیں۔ فوج کے لئے جدید اسلحہ
روزانہ پہنچ رہا ہے۔ حال ہی میں
۱۸ ہوائی جہاز اور ۱۰۰ توپیں خرید
کی گئی ہیں۔

نانکن ۷ نومبر۔ چینی یونیورسٹیوں
کے پروفیسروں نے ایک بیان شائع
کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ جاپانی
طیاروں نے ۲۳ یونیورسٹیاں اور
کالج اور بے شمار سکول تباہ کر
دیئے ہیں۔

کراچی ۸ نومبر۔ معلوم ہوا ہے
کہ ملک کے حکام آبکاری کی ایک
کانفرنس آج دہلی میں منعقد ہو رہی
ہے۔ اس کانفرنس کے انعقاد کا
مقصد یہ ہے کہ ایک صوبہ سے دوسرے
صوبہ میں ادویات اور سپرٹ اور
اس کے مرکبات کی درآمد و برآمد پر
محصول عاید کیا جائے۔

لاہور ۸ نومبر۔ بیان کیا جاتا ہے
کہ بلدیہ لاہور اپریل ۱۹۳۸ء میں بحال
نہیں ہوگی۔ "سول" کے نامہ نگار کو
سرکاری حلقوں میں تحقیقات کرنے سے
اطلاع ملی ہے۔ کہ ۱۹۳۸ء میں کسی وقت
اس کے بحال ہو جانے کی بھی توقع
نہیں خیال ہے کہ ۱۹۳۹ء میں اس
کا از سر نو قیام عمل میں آئے گا۔

کلکتہ ۷ نومبر۔ سرکاری طور پر
اعلان کیا گیا ہے کہ آل انڈیا کانگرس
کمیٹی کا جو اجلاس گذشتہ ہفتہ یہاں
منعقد ہوا۔ اس میں سی آئی ڈی کے
رپورٹر موجود نہیں تھے۔ کیونکہ ہوم ممبر
نے خاص طور پر ہدایات جاری کر دی
تھیں۔ کہ سی۔ آئی۔ ڈی کا کوئی رپورٹر
جلسہ میں نہ جائے۔

شیلانگ ۷ نومبر۔ سابق حکومت
آسام نے "گاندھی چرتر" نامی ایک
کتاب ضبط کر لی تھی۔ مگر موجودہ گورنمنٹ
نے اس حکم کو واپس لے لیا ہے۔

لکھنؤ ۷ نومبر۔ یوپی اسمبلی کی ایک
خالی نشست کے لئے یوپی پراونشل
کانگرس کمیٹی کی کونسل نے پنڈت گوبند
بلبھ پنت وزیر اعظم یوپی کو لکھا تھا کہ
وہ کوئی امیدوار نامزد کر دیں۔ پنڈت
جی نے مسٹر رام کمار شاستری کے حق میں فیصلہ
دیا۔ لیکن ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی بستی
نے مسٹر کرپا شنکر کی حمایت میں فیصلہ
کیا۔ چنانچہ پنڈت گوبند بلبھ پنت کے
خلاف احتجاج کرتے ہوئے ڈسٹرکٹ
کانگرس کمیٹی بستی کے ۴۳ ارکان میں
سے ۲۹ مستعفی ہو گئے ہیں۔

سری نگر ۷ نومبر۔ "ملاپ" ۹ نومبر
لکھتا ہے کہ مہاراجہ صاحب کشمیر کے
پرائیویٹ حسابات کی باقاعدہ پڑتال
شروع ہو گئی ہے۔ کہا جاتا ہے لاکھوں
روپیہ کے غبن کے انکشاف کی توقع
ہے۔ کئی چیک جاری ہوئے ہیں
جن کا کوئی حساب نہیں۔ بلوں میں اشیاء
کی قیمتیں بہت زیادہ چارج کی گئی ہیں

بمبئی ۸ نومبر۔ معلوم ہوا ہے
آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب
کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا ۹ نومبر
کو دہلی پہنچیں گے۔ اور ۱۱ نومبر کو
لاہور تشریف لائیں گے۔

نئی دہلی ۷ نومبر۔ حکومت یوپی
نے گنے کے رس سے پٹرول بنانے
کی سکیم پر غور کرنے کے لئے ایک
کمیٹی مقرر کی ہے۔ اس سلسلہ میں کیپ
ٹاؤن یونیورسٹی کے ایک پروفیسر
نے ایک مضمون شائع کر کے سکیم کے
خطرناک پہلو کو واضح کیا ہے اور لکھا
ہے کہ موٹروں کے لئے اس قسم کا
پٹرول نقصان رساں ثابت ہوا ہے

لنڈن ۷ نومبر۔ جنرل فرانکو
کے بحری سپاہیوں نے آج بارسیلونا
کے قریب باربرداری کے ایک برطانی
جہاز پر گولے برسائے اور اسے
غرق کر دیا۔

علی گڑھ ۷ نومبر۔ مسلم یونیورسٹی
یونین کے جلسہ میں کانگرسی لیڈر ڈاکٹر
اشرف اور مولوی ظفر علی صاحب کی
تقریریں ہوئیں۔ جن کے دوران میں
سخت ہنگامہ بپا ہو گیا مسلم لیگ اور
کانگرس کے حامیوں میں خوب لپاڈگی
ہوئی۔

لنڈن ۷ نومبر۔ ہیل سلاسی
سابق شاہ حبشہ نے "سنڈے کرانیکل"
کے نمائندہ سے دوران گفتگو میں
اپنی کس مپرسی کا رونا روتے ہوئے
کہا۔ میں ادیس آبابا سے اپنے ساتھ
بہت تھوڑی رقم لایا جو کچھ میں وہاں
سے لایا تھا۔ اس سے اپنے خاندان
اور دوسرے پناہ گزینوں کی پرورش
کر رہا ہوں۔ لیکن اب گزارے کے
لئے میرے پاس کچھ نہیں رہا۔

لاہور ۷ نومبر معلوم ہوا ہے کہ مسٹر
فیض الحسن صاحب آلومہاری کے
وارنٹ گرفتاری جاری ہو چکے ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی